سوال

(168) میت پر تین دن سے زیادہ رونا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مُردے پر تیسرے دن کے بعد رونا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مسلمان فوت ہوجائے تو دیگر مسلمانوں (میت کے اعزہ واقارب وغیرہ) کےلیے حکم ہے کہ وہ صبر کریں۔ جزع فزع کرنا، گریبان پھاڑنا اورپیٹنا منع ہے۔ میت پر (سوگ کرنے کےلیے) تین دن سے زیادہ رونے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ہاں اگر بعد میں بھی بے اختیار رونا آجائے تو یہ منع نہیں ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آلِ جعفر کو یہ فرماکرچلےگئے کہ آپ تین دن بعد آئیں گے۔ تین دن بعد آکر فرمایا:

(لا تبكوا على اخي بعد اليوم) (ابوداؤد، الترجل، فی حلق الراس، ح: 4192)

''آج کے بعد میرے بھائی کو نہ رونا۔''

آنکھوں سے آنسو جاری ہونا اور دل کا پریشان ہونا خلاف شریعت نہیں بلکہ شفقت ورحمت اور نرم دلی کی دلیل ہے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے، جوکہ ابراہیم کے رضاعی باپ تھے، پاس آئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو گود میں لے کر بوسہ دیا اور پیار کیا۔ بعد میں ہم دوبارہ گئے تو ابراہیم آخری سانس لے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنےلگے۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!آپ بھی روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

(یا ابن عوف انها رحمة)

''ابن عوف!یہ تو شفقتِ (الٰہی) ہے۔''

دوسری مرتبہ پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

(إن العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول إلا ما يرضى ربنا وإنا بفراقك يا إبراهيم لمحزونون) (بخاري، الجنائز، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون، ح: 1303)

''آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے مگر ہم صرف وہ بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہوتا ہے۔ ابراہیم! ہم تیری جدائی سے بہت غمگین ہیں۔''

انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھی روتی ہوئی ایک عورت کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس سے فرمایا:

(اتقی اللہ واصبري) (بخاري، الجنائز، زيارة القبور، ح: 1283)

''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 427

محدث فتویٰ